Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کی کمی کے نتیجے میں فتنے سر اٹھاتے اور پلتے ہیں

امام جماعت جب کسی کو امیر مقرر کرتا ہے تو وہ ہمیشہ اس کی پشت پر کھڑا رہتا ہے

جماعت احمدیہ میں صرف ایک پارٹی ہے اور وہ خدا کی پارٹی ہے جس کی نمائندگی امیر کرتا ہے باقی سب شیطانی پارٹیاں ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/الم	بدھ ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲۳ اخاء ۱۳۷۰ہش، ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء	نمبر ۲۳۸

جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلسِ عاملہ اور سابق مربی انچارج کی طرف سے امیر جماعت کے خلاف انتہائی ناپسندیدہ رویہ کا تفصیلی تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۰ تبوک ۱۳۷۰ہش (۲۰ ستمبر ۱۹۹۱ء) بمقام ناصر باغ گروس گیراؤ۔ جرمنی

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

فتنہ کس طرح سر اٹھاتا ہے

"گذشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک نیا سلسلہ مضامین کا شروع کیا ہے۔ جس کا تعلق تقویٰ سے ہے۔ مَیں یہ بیان کر رہا تھا کہ تقویٰ کی کمی کے نتیجہ میں یا خود اپنی حالت سے غفلت کے نتیجہ میں، اور آخری تجزیہ کے طور پر دراصل یہ ایک ہی چیز کے دو مختلف نام ہیں، انسان بسا اوقات ایسی غلطی کرتا ہے اور اُس غلطی پر اصرار کرتا چلا جاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں خود بھی ٹھوکر کھاتا ہے اور اگر وہ معاملہ جماعت کے نظام سے تعلق رکھتا ہو تو کثرت سے دوسروں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب بن جاتا ہے اور اسی طرح دُنیا میں آئے دن فتنے پلتے اور سر اٹھاتے ہیں۔ جہاں تک انفرادی غلطیوں کا تعلق ہے انسان کا اپنے خدا سے معاملہ ہے اور انفرادی غلطی خواہ کتنی بڑی ہی کیوں نہ ہو اُس کو وہ اہمیت حاصل نہیں جو جماعتی غلطی کو ہے۔ کیونکہ جماعتی غلطی کے نتیجہ میں نظام برباد ہوتا ہے اور آئندہ کے لئے نسل در نسل لوگوں کے لئے ٹھوکر کھانے کے سامان پیدا ہونے ہیں۔ ایک آدمی نہیں ڈوبتا بلکہ ہزاروں لاکھوں بعض دفعہ کروڑوں کو لے ڈوبتا ہے۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے میرا طریق یہ رہا ہے کہ جماعتوں میں جب بھی اس قسم کے فتنوں نے سر اٹھایا پیشتر اس کے کہ وہ سر اٹھاتا ان فتنوں کی خوب اچھی طرح بیخ کنی کرنے کی توفیق ملی۔ لیکن یہ معاملہ میرے اور اُن جماعتوں کے درمیان خط و کتابت کی حد تک ہی محدود رہا۔ اب مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسے معاملات ہیں کہ ساری جماعت کے علم میں آنے چاہئیں اور ساری جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ فتنہ کیا ہے؟ کس طرح پلتا ہے، کس طرح سر اٹھاتا ہے اور کس طرح بعض دفعہ بڑے بڑے متقی نظر آنے والے انسان خود اپنے نفس کے دھوکوں میں مبتلا ہو کر ساری جماعت کے لئے ایک ابتلاء بن جاتے ہیں اور شیطان کے لئے ایک آلۂ کار بن جاتے ہیں۔ بعض ایسے شخص عمداً بالارادہ بھی ایسی شرارت کرتے ہیں مگر وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شاذ کے طور پر کہیں ہوں گے۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جو اپنی بے وقوفی کے نتیجہ میں، آنکھیں بند کرنے کے نتیجہ میں، تقویٰ کی کمی کے نتیجہ میں ایسی غلطیوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں اور مستقلاً میرے لئے جماعت کی خاطر ایک پریشانی پیدا کرتے رہتے ہیں۔

مجلسِ عاملہ جماعت جرمنی کا قابلِ اعتراض رویّہ

آج کے خطبہ میں جماعت احمدیہ جرمنی سے متعلق مَیں بعض باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اکثر آپ احباب کے علم میں نہیں ہیں۔ ایک لمبے عرصہ سے مَیں یہ محسوس کر رہا تھا کہ آپ کی مجلسِ عاملہ اپنے امیر کا پُوری طرح احترام نہیں کرتی اور اس میں ایسے عناصر موجود ہیں جو ایک دوسرے کو حقارت سے دیکھتے اور ایک دوسرے کی تذلیل کرنے کی کوشش کرتے اور امیر کی عزت اور احترام کا خیال رکھے بغیر مجلس میں اس قسم کی آزادانہ باتیں کرتے ہیں جو یقیناً بدتمیزی پر منتج ہو جاتی ہیں۔ ایک ایسی ہستی موجود ہو جس کا دل میں ادب اور احترام ہو۔ جو نظامِ جماعت کی نمائندہ ہو اُس کے سامنے اونچی آواز کرنا ہی بدتمیزی ہے۔ کجا یہ کہ بغیر اُس کی اجازت کے آپس میں گفتگو شروع کر دیں۔ ایک دوسرے کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں، ایک دوسرے پر بدظنیاں کریں اور مجالسِ عاملہ کے وقار کو مجروح کر دیں۔ اس قسم کی شکایات معیّن طور پر مجھے نہیں پہنچیں مگر بسا اوقات جب مَیں نے امیر صاحب سے حال پوچھا تو وہ چونکہ بہت ہی نیک مزاج، سادہ، شریف النفس انسان ہیں۔ شکایت کے عادی نہیں مگر بڑے درد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ شائد مجھے تجربہ نہیں، شائد میں لاعلمی کی وجہ سے مجلسِ عاملہ کو سنبھال نہیں سکتا اور ایسے ایسے واقعات ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ چند سال کے عرصہ میں کم از کم دو مرتبہ میں اس مجلسِ عاملہ کے ساتھ بیٹھا اور بڑی تفصیل کے ساتھ اُن کو سمجھایا کہ کیا بات غلط ہے کیا درست ہے۔ کیا آپ نے نہیں کرنی اور کیا بات کرنی چاہیئے اور اس معاملہ میں امیر کے وقار کو جماعت میں قائم کرنے کے لئے آپ کو مددگار ہونا چاہیئے۔ کن چھوٹی چھوٹی کمینی باتوں سے احتراز ضروری ہے۔ اُس کے نتیجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں جماعت میں فتنے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر مجلس عاملہ بٹی رہے اور افتراق کا نمونہ بنی رہے تو باقی جماعتوں کی تربیت کیسے کرے گی؟ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان باتوں کا کوئی خاص اثر مجلس عاملہ کے بعض ممبروں پر نہیں پڑا۔ اُس وقت تک مَیں نے یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ پُوری سختی کے ساتھ اب اِس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے کچلا جائے گا۔ کیونکہ اُن میں سے ہر ممبر اپنی ذات میں اچھا دکھائی دیتا تھا۔ بہت خدمتیں کرنے والا بظاہر جماعت کے ساتھ بہت ہی اخلاص اور قربانی کا تعلق رکھنے والا۔ اور ہر ایک یہ سمجھتا تھا کہ میرا قصور نہیں دوسرے کا قصور ہے۔ لیکن جب مَیں نے خوب کھول کر سارے معاملات اُن پر روشن کر دیئے اس کے بعد مَیں نے یہ فیصلہ کیا کہ اب اگر پھر کوئی ایسی حرکت ہوئی تو محض نصیحت سے کام نہیں لیا جائے گا بلکہ جو میری ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے مَیں اُس کو ہر قیمت پر ادا کروں گا۔

تازہ فتنے کا آغاز

اب نئے فتنے کا آغاز اِس طرح ہُوا کہ جلسہ سالانہ پر مکرم امیر صاحب جب مجھے ملنے کے لئے آئے تو ان سے مَیں نے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ کیسی آپ کی امارت چل رہی ہے؟ تو شدتِ جذبات سے بے قابو ہو گئے اور بہت مشکل سے ضبط کرنے کے بعد یہ بتا سکے کہ کچھ عرصہ سے حالات ایسے ہوتے چلے آ رہے تھے کہ جس کے نتیجہ میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ایک گروہ میرے مقابل پر کھڑا ہے۔ لیکن گذشتہ مجلسِ عاملہ میں جو مجلسِ شوریٰ کے بعد ہوئی۔ اُس میں میرے نائب امیر نے اور مربی انچارج نے میری نہایت خطرناک بے عزتی کی ہے اور کھلے کھلے لفظوں میں باغیانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے میرے ساتھ بدتمیزی کا سلوک کیا گیا ہے۔ اس کا تعلق چونکہ مجلس شوریٰ کی ایک کارروائی سے تھا اس لئے مَیں نے امیر صاحب سے گذارش کی کہ آپ اس معاملہ کو بالکل دل سے نکال دیں اب یہ میرا کام ہے کہ مَیں فیصلہ کروں گا۔ آپ مجلسِ عاملہ کی کارروائی کی جو کیسٹ ہے وہ مجھے بھجوائیں تاکہ کسی ایک آدمی کی رپورٹ سے مَیں کوئی نتیجہ اخذ نہ کروں۔ مَیں اُس کارروائی کے متعلقہ حصّوں کو سُنوں گا اور پھر براہِ راست نتیجہ نکالوں گا۔ اس کے علاوہ مَیں نے اُن سے یہ گذارش کی کہ چونکہ مجلسِ عاملہ کی کارروائی ریکارڈ نہیں ہوئی یعنی AUDIO ریکارڈ نہیں ہوتی۔ آواز کو محفوظ نہیں کیا گیا۔ اس لئے آپ اس کے متعلق مجھے اپنی تفصیلی رپورٹ لکھ کر دیں۔ اُن کی رپورٹ آنے کے بعد مَیں نے مربی انچارج کو اُس رپورٹ کی نقل بھجوائی اور اُن سے پوچھا کہ مجھے یہ بتایئے کہ اس رپورٹ میں آپ کی طرف جو باتیں منسوب کی گئی ہیں اُن میں سے کون کونسی غلط ہیں؟ ان کا یہ جواب آیا کہ وہ باتیں تو غلط نہیں لیکن پُوری تصویر واضح نہیں کی گئی۔ اِس لئے مجھے اجازت دیں کہ مَیں تصویر کا وہ حصّہ بھی اُجاگر کردوں جو اس رپورٹ میں درج نہیں۔ مَیں نے کہا آپ کو اجازت ہے۔ آپ تفصیل سے مجھے لکھیں کہ کہاں کہاں امیر صاحب نے ایسی بات نہیں لکھی جو لکھنی چاہیئے تھی۔ — چنانچہ وہ رپورٹ بھی میرے سامنے آگئی۔

موجودہ فتنے کا پس منظر

یہ آغاز ہُوا ہے اس فتنہ کا جس کے نتیجہ میں پھر مجھے سخت کارروائی کرنی پڑی اور آپ کے بعض پرانے کارکنوں کو سلسلہ کے کاموں سے کلیۃً علیحدہ کر دینا پڑا۔ لیکن اس سے پہلے کچھ اور پس منظر ہے وہ بھی مَیں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ جب سابقہ (مربی) انچارج جن کے ساتھ یہ معاملہ ہُوا یا جو اس جھگڑے کے بانی مبانی بنے اُن کا تبادلہ مَیں نے جرمنی میں کیا تو مجھے اُن کی طرف سے ایک بہت ہی عجیب و غریب چٹھی موصول ہوئی جس سے مجھے بہت دھکا لگا۔ اُس چٹھی کا لبّ لباب یہ تھا کہ عملاً مجھے ہر قسم کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ امیر اپنی جگہ پر لیکن مجھے ہر قسم کے اختیارات ہونے چاہئیں اور اُس چٹھی کا مضمون مَیں پُورا تو نہیں بیان کر سکتا مختصراً چند فقرے مَیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں صرف جرمنی کی جماعت کی خاطر نہیں بلکہ تمام دُنیا کی جماعتوں کے سامنے تاکہ اُن کو معلوم ہو کہ کس طرح انانیت ایک بھیس بدل کر سر اٹھاتی ہے اور کیسے کیسے مطالبوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سلسلہ

کے نئے دستور کے مطابق جو اس وقت نافذ العمل ہے اور جس سے دُنیا بھر کی جماعتوں کے امراء اور نائب امراء اور مجالسِ عاملہ کے ممبران اور خصوصیت سے مربی واقف ہیں۔ اگر امیر مربی سلسلہ نہ ہو تو مربی سلسلہ کو نائب امیر بنا دیا جاتا ہے۔ جو ضروری نہیں مگر بنایا جا سکتا ہے۔ اور یہی میرا فیصلہ تھا کہ ان صاحب کو بھی نائب امیر بنایا جائے گا۔ ان کے مشورے یہ تھے کہ (دعوت الی اللہ) کے کام کی نگرانی خاکسار کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہو گا۔ اس کو سرانجام دینے کی غرض سے تمام جماعتوں کے سیکرٹریانِ (دعوت الی اللہ) کا خاکسار سے براہِ راست رابطہ ہو گا۔ تربیت کا شعبہ بھی براہِ راست خاکسار کی زیرِ نگرانی ہونا چاہیئے۔ مجلس عاملہ میں خاکسار کو کوئی عہدہ مثلاً نائب امیر وغیرہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ مجلسِ عاملہ میں خاکسار کی حیثیت (مربی) انچارج کی ہو اور بطور مرکزی نمائندہ کے خاکسار مجلس عاملہ کے فیصلوں اور اُن کے کام کی عمومی نگرانی کرے۔ یعنی امیر سے بالا مجلس کا حصّہ بنتے ہوئے یہ اُن پر گویا میری طرف سے براہِ راست امیر سے اُوپر ایک نگران بن کر وہاں بیٹھے رہیں۔ ذیلی تنظیموں کے صدران کا (مربی) انچارج کے ساتھ گہرا رابطہ ہونا چاہیئے۔ صدر صاحبان حضور انور کی خدمت میں جو رپورٹیں بھجوائیں اُن کی نقول خاکسار کو بھی بھجوائیں۔ خاکسار کو جماعت میں (دعوت الی اللہ) اور تربیتی کاموں کو تیز کرنے کے سلسلہ میں جو معلومات درکار ہوں گی محترم امیر صاحب اور مجلس عاملہ کے متعلقہ شعبہ کا فرض ہو گا کہ خاکسار کو مہیا کرے۔ یعنی عملاً مطالبہ یہ ہے کہ میرا نام امیر نہ رکھا جائے مگر امیر اور مجلس عاملہ سے بالا ایک حیثیت مجھے وہاں دی جائے اُس کے بغیر صحیح کام نہیں کر سکوں گا۔ مَیں نے ان کو جو جواب دیا اُس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ نائب امیر جماعت مغربی جرمنی ہیں اور مجلسِ عاملہ میں آپ کو یہی حیثیت حاصل ہو گی۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ محترم امیر صاحب کو ہر معاملہ میں مناسب مشورہ دیا کریں اور امارت کے وقار کو جماعت میں بڑھانے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوں۔ اگر وہ آپ کا مشورہ قبول نہ کریں تو شرح صدر کے ساتھ امیر کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں۔ لیکن اگر آپ امیر کے فیصلہ کو جماعتی مفاد کے خلاف سمجھیں تو امیر کی معرفت اپنا اختلافی نوٹ مجھے بھجوائیں۔ اس کے علاوہ جتنے اختیارات امیر آپ کو دینا چاہے، دستور کی حدود کے اندر رہتے ہوئے یہ اُس کا کام ہے۔ امیر اگر آپ پر اعتماد رکھتا ہے تو جتنا چاہے آپ کو اختیار دے۔ مَیں خود کوئی اختیار معیّن نہیں کروں گا۔ ورنہ نظام جماعت چلانے میں دوغلاپن اور تضاد پیدا ہو جائے گا۔ اس کے بعد اور بہت سی باتیں اُن کو سمجھائیں اور آخر پر لکھا کہ مندرجہ بالا تمام وہ باتیں ہیں جن کے متعلق مجھے آپ پر حُسنِ ظنّ تھا کہ پہلے اس کا شعور رکھتے ہوں گے۔ مگر آپ کے لمبے سلسلۂ سوالات نے میرے حُسنِ ظنّ کو ٹھوکر لگائی ہے۔ اور بڑی وضاحت کے ساتھ مَیں نے ایک اور موقع پر ان سے کہا کہ مجھے فتنے کی بُو آ رہی ہے۔ آپ تقویٰ سے کام لیں اور امیر کے سامنے پوری طرح سرِ اطاعت خم کریں ورنہ آپ خدمت سے محروم ہو جائیں گے۔ اور ایک موقع پر ایک انگریزی خط میں ان کو لکھا کہ میرے پاس دُعا کے سوا چارہ نہیں رہا کہ یہ دُعا کروں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (مکمل تباہی) TOTAL DISINTEGRATION سے بچائے۔ اس پر ان کی طرف سے مجھے اطمینان کا خط ملا۔ یعنی اپنی طرف سے کہ مطمئن رہیں مَیں بات سمجھ گیا ہوں۔ میری طرف سے آئندہ اس معاملہ میں کبھی آپ کو کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ یہ ہے پس منظر اس نئے جھگڑے کا۔ یعنی آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو سختی کی گئی ہے اُس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حد سے زیادہ کی گئی ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پہلے کرنی چاہیئے تھی اور تاخیر ہو گئی۔ اگر یہ غلطی ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔

مجلسِ شوریٰ میں مربی انچارج کا اختیارات سے تجاوز

اب جو واقعہ ہُوا ہے اُس کا آغاز مجلس شوریٰ میں کسی طریق پر ہُوا۔ مَیں اگر کیسٹ منگوا کر نہ سُنتا تو میری توجہ صرف اس بات کی طرف مبذول کرائی گئی تھی کہ صدر لجنہ نے وہاں کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسی باتیں کہیں جن کے نتیجہ میں مربی صاحب نے اپنے اختیارات سے بہت بڑھ کر اُن سے سختی کی۔ یہاں تک کہ اُن کا نروس بریک ڈاؤن (NERVOUS BREAK DOWN) ہو گیا۔ اور گویا یہی بات تھی۔ لیکن جب میں نے وہ کیسٹ سُنی اور جب میں نے امیر صاحب سے تفصیلی رپورٹ منگوائی اور خود مربی انچارج سے رپورٹ منگوائی تو جو باتیں سامنے آئیں وہ یہ ہیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ اور آپ کے علم میں آنی چاہئیں۔ سب دُنیا کی جماعتوں کے علم میں آنی چاہئیے کہ مجلس شوریٰ کیا ہوتی ہے؟ کس کو کیا اختیار ہے؟ کون کس طرح حد سے تجاوز کرتا ہے جو جماعت کے لئے ناقابلِ برداشت ہونا چاہئیے۔ سب سے پہلی بات یہ کہ جب رَدّ شدہ تجاویز پڑھی جا رہی تھیں۔ آپ کے علم میں آنا چاہئیے جن کو شوریٰ کا تجربہ نہیں کہ رَدّ شدہ تجاویز، وہ تجاویز جن کو (امام جماعت) کی منظوری کے ساتھ مجلس میں پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اور اس بات کا اعلان کیا جا رہا ہوتا ہے کہ ان تجاویز کو نہ پیش کرنے کی اجازت ہے نہ ان پر کسی کو تبصرہ کرنے کی اجازت ہے۔ جب یہ تجاویز پڑھی جا رہی تھیں بار بار اُس مربی انچارج نے اُٹھ کر سیکرٹری کو ٹوکا اور بیچ میں آکر اپنے تبصرے شروع کیے کہ میرے نزدیک اس میں یہ پہلو ہونا چاہئیے تھا۔ یہ مختصر تبصرے کئے اور کئی دفعہ ایسا کیا اور اس کے بعد یہ کہا کہ میں اپنی اختتامی تقریر میں ان امور پر مزید کچھ بیان کروں گا۔ امیر صاحب چونکہ اُردو نہیں جانتے تھے ٹرانسلیشن اگر تھی اور انتظام درست نہیں تھا۔ وہ شاید اس وجہ سے یا اپنی حد سے زیادہ انکساری اور شرافت کی وجہ سے خاموش رہے اور وہاں کچھ نہیں کہا۔ لیکن بعد میں ان کو منع کیا کہ آپ کو کوئی حق نہیں تھا کہ آپ سلسلہ کی معروف روایات کے خلاف، جن کی حفاظت کرنا آپ کا فرض ہے۔ نہ کہ ان کا توڑنا آپ کا فرض ہے آپ ایسی حرکت کرتے۔ اس لئے آپ کو اجازت نہیں۔ اس پر بجائے اس کے کہ خاموشی اختیار کرتے۔ سیکرٹری مجلس شوریٰ سے فون پر رابطہ کیا اور اُس کو کہا کہ وہ امیر صاحب کو یہ کہے کہ آپ کی طرف سے اجازت تو نہیں ملی۔ لیکن میں ضرور اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اب سیکرٹری مجلس شوریٰ کو، شوریٰ کا ممبر کوئی بات براہِ راست کہہ ہی نہیں سکتا۔ اُس کا تعلق ہی کوئی نہیں۔ صدرِ مجلس جو ہے اُس کے ساتھ ہر شخص کا تعلق ہوتا ہے سیکرٹری مجلس شوریٰ تو صدرِ مجلس کے ماتحت ایک کارکن ہے۔ اس سے زیادہ اس کی وہاں کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ لیکن بہر حال فون کے ذریعہ جبکہ خود نائب امیر تھے اگر کوئی اصرار کرنا تھا جو اصرار نہیں کرنا چاہئیے تھا۔ بالکل ناجائز تھا۔ تو براہِ راست بات کر سکتے تھے۔ امیر صاحب نے اس کے باوجود اجازت نہیں دی، جو بہت اچھا کیا اور درست کیا۔ لیکن اس عرصہ میں یہ کافی ایسی نامناسب باتیں کہہ چکے تھے جو روایاتِ سلسلہ کے سراسر منافی تھا۔ پھر دوسری تعجب انگیز بات میرے سامنے یہ آئی کہ اختتامی خطاب بجائے امیر کے نائب امیر کا ہو رہا ہے۔ اور میری واضح ہدایات کے خلاف مجلس شوریٰ کی کارروائی اُردو میں ہو رہی ہے۔ حالانکہ میں نے بارہا تاکید کی ہے۔ مجلسِ شوریٰ تو ایک بہت ہی اہم انسٹی ٹیوشن (ادارہ) ہے۔ نظام جماعت کا ایک ایسا اہم حصّہ ہے، جس کے اوپر میری ہدایات پر سختی سے عمل درآمد ہونا چاہئیے۔ میری ہدایت ہے کہ جس ملک کی جو زبان ہے، جو ہمارے رسمی اجلاسات ہیں اُن میں اُسی ملک کی زبان بولی جائے گی۔ اگر کسی کو سمجھ نہیں آتی تو اس کا ترجمہ ہو گا۔ وہ اپنی زبان میں بات کرے لیکن اُس کا ترجمہ اُس صورت میں ہو گا کہ وہ ایک اہم ممبر ہو۔ اُس کی ضرورت ہے۔ اُس کا مشورہ درکار ہے۔ مگر وہ مجبور ہے۔ ایسا استثناء ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی استثناء ہو سکتا ہے کہ اگر جرمن شوریٰ ہے اور جرمن زبان میں کارروائی ہو رہی ہے تو اُس کا اُردو ترجمہ کر دیا جائے۔ اُن لوگوں کی خاطر جو جرمن پوری طرح نہیں سمجھتے۔ لیکن سمجھنی چاہئیے اس ہدایت کو سراسر نظر انداز کرتے ہوئے پوری کارروائی اُردو میں ہو رہی تھی۔ پھر سلسلہ کی قدیم اور معزز روایات کو ٹھوکر مارتے ہوئے امیر کے آخری خطاب کی بجائے نائب امیر صاحب کا آخری خطاب تھا اور وہ

آخری خطاب تو ایسا تھا جس نے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔ سب سے پہلے تو مجھے یوں لگا جیسے بعض لوگ نعوذ (امام جماعت) بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہی انداز بناتے ہیں جو (امامت) کا ایک خصوصی حق ہے۔ اور جماعت اُسی انداز کے ساتھ ایک محبت رکھتی ہے۔ اور اُس کو اُسی تعلق کی وجہ سے برداشت کرتی ہے اور یہ جماعت اور (امامت) کے درمیان ایک ایسا رشتہ ہے جسے کوئی اور شخص نہ سمجھ سکتا ہے۔ نہ اُس میں دخل دینے کا اُس کو حق ہے۔ لیکن اِس سے الگ ایک، حضرت (فضلِ عمر) کا بھی انداز تھا اور وہ آپ کی ذات پر ہی جچتا تھا۔ مجھے تو آج تک یاد نہیں کبھی میں نے اُس رنگ میں اپنا خطاب اپنی صحت کے ذکر سے شروع کیا ہو کہ احباب جماعت کو فکر ہو گی کہ میری حالت کیسی ہے۔ اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ چند دنوں سے طبیعت علیل رہی ہے۔ اور پھر یہ یہ کچھ واقعات ہوئے اور پھر یہ ہُوا۔ یہ خاص انداز تھا حضرت (فضلِ عمر) کا جس کو جماعت بہت پسند بھی کیا کرتی تھی اور شوق سے سُنا کرتی تھی۔ لیکن اُس کے بعد نہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثالث) نے کبھی ایسا کیا نہ میں نے کیا۔ بلکہ ہمیشہ شرم محسوس کی کہ جماعت کے وقت میں سے اپنی ذاتی گفتگو کے لئے کوئی وقت نکالوں۔ لیکن مجلس شوریٰ میں تو اس کا سوال ہی کوئی نہیں اگر صحت کے لئے کوئی اعلان کروانا ہو تو ہر احمدی کا حق ہے۔ اعلان کروائے جاتے ہیں لیکن وہ جلسوں میں کروائے جاتے ہیں۔ شوریٰ میں بھی اگر کروانا ہو تو محض ایک درخواست ہے۔ جو کوئی شخص امیر کی نمائندگی میں پڑھ کر سُنا دے گا۔ لیکن اُس کا ایک پہلا حصّہ اس بات پر ہی مشتمل تھا اُس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں صدر لجنہ کے متعلق کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں اور اس بات کو میں نے اپنے اختتامی خطاب کے لئے اُٹھا رکھا تھا۔ اس بات سے قطع نظر کہ صدر لجنہ نے کوئی غلط بات کہی تھی یا نہیں کہی تھی۔ اس حصّہ کو میں الگ لوں گا۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئیے کہ مجلس شوریٰ میں جب کوئی شخص ناجائز بات کہتا ہے۔ اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے بات کہتا ہے تو ہر ممبر مجلس شوریٰ کا حق ہے بلکہ فرض ہے کہ وہ ادب سے اُٹھ کر، امیر اجازت دے تو اُس کو متوجہ کرے، ہاتھ اُٹھائے، امیر کے سامنے آئے اُس سے عرض کرے کہ میرے نزدیک یہ نظامِ سلسلہ کی خلاف ورزی ہے اور ایسی ناپسندیدہ باتیں مجلسِ شوریٰ میں نہیں ہونی چاہئیں۔ یہاں ان کا تعلق نہیں یہ حق ہے۔ لیکن اگر امیر نہیں سُنتا یا انکار کر دیتا ہے تو پھر ہرگز کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اس بارہ میں زبان کھولے۔ ہاں بعد ازاں وہ امیر کی معرفت (امام جماعت) کو متوجہ کرا سکتا ہے کہ ہماری شوریٰ میں یہ بات ہوئی ہے۔ جو میرے نزدیک روایاتِ سلسلہ کے منافی ہے۔ اگر میں درست ہوں تو پھر امیر کو ہدایت کی جائے کہ آئندہ اِس کا خیال رکھے۔ اگر میں غلط ہوں تو میری اصلاح کی جائے۔ یہ ایک مؤدبانہ، درست، متقیانہ طریق ہے۔ لیکن اُس موقع پر جن صاحب کا میں ذکر کر رہا ہوں انہوں نے بجائے اس کے کہ امیر صاحب سے مؤدبانہ درخواست کرتے کہ یہ غلط باتیں ہو رہی ہیں۔ آپ ان کو روک دیجئے۔ اپنا ایک حق محفوظ رکھا گویا (امام جماعت) اُس پر بعد میں تبصرہ کرے گا۔ اور تبصرہ کا انداز بھی بلاشبہ نہ صرف یہ کہ امیر سے بالا ہے بلکہ بعض باتوں میں (امام جماعت) سے بھی ممتاز ہے اور اُس تبصرے کے دوران آپ فرماتے ہیں کہ فلاں نام کی خاتون قادیان کی پرورش یافتہ ہیں ان کی تقریر تو بہت عمدہ تھی اور میں یہ مشورہ دیتا ہوں صدر صاحبہ کو کہ ایسی عمدہ تربیت یافتہ خواتین سے ہدایتیں لیا کریں اور ان کی ہدایت اور ان کے ارشادات اور ان کے تابع اور ان کے تجارب سے فائدہ اٹھا کر لجنہ کے کام چلائیں۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) (امام جماعت) کسی کو صدر مقرر کرتا ہے اور نائب امیر اُٹھ کر اپنی مربیانہ حیثیت کو بالکل غلط استعمال کرتے ہوئے یہ مشورے دے رہا ہے۔ اور ایک خاتون کا نام لے کر اس طرح تعریف کرتا ہے جس طرح (امام جماعت) بعض اچھے کارکنوں کی نمایاں طور پر تعریف کر دیا کرتا ہے۔ لیکن کبھی ناممکن ہے کہ کوئی (امام جماعت) یہ کہے کہ میں نے جس کو صدر مقرر کیا ہے کوئی فردِ جماعت اُس سے بالا ہے۔ اور صدر کا فرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ عہدیداروں سے ہٹ کر میری ہدایت سے الگ ہو کر فلاں کی متابعت کرے اور اُس سے سبق سیکھے۔ گویا میری مقرر کردہ صدارت کو بھی کینسل کر دیا اور اپنی طرف سے جس طرح آپ امیر بالائے امیر بن گئے تھے، ایک صدر بالائے صدر مقرر فرما دیا۔ نہایت ہی بیہودہ حرکت تھی۔ مگر وہی بات ہوئی جو ایک ہدایت کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں ہونی چاہیئے تھی۔ اردو میں باتیں ہو رہی تھیں۔ ترجمہ اگر ہو بھی رہا تھا تو پتہ نہیں کس قسم کا تھا۔ مگر امیر صاحب کو اُس وقت پتہ نہیں لگا کہ کیا ہُوا ہے۔ بعد میں امیر صاحب کو جب رپورٹیں ملیں تو اُس پر مجلس عاملہ میں گفتگو شروع ہوئی۔ مجلس عاملہ میں جو رویّہ اختیار کیا گیا ہے وہ اُس سے بھی زیادہ ناپسندیدہ اور ناپاک رویّہ تھا۔ ایک اور بات بھی ایسی تھی جو انہوں نے کی جس پر امیر صاحب نے اُن کی باز پُرس کی۔ وہ یہ تھی کہ اپنی طرف سے یہ اعلان کر دیا کہ آئندہ جماعت جرمنی ہر جمعرات کو اس غرض سے روزہ رکھے کہ سو سالہ (بیوت الذکر) کی تعمیر میں اُن روزوں میں خاص دُعائیں مانگی جائیں۔ مجھے یاد ہے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثالث) نے ایک تحریک فرمائی تھی کہ مہینے میں ایک دفعہ آخری جمعرات کو روزے رکھے جائیں۔ اور وہ صد سالہ جوبلی کی کامیابی کے سلسلہ میں تھی۔ اُس کے علاوہ مجھے یاد نہیں کہ کبھی کسی امیر نے اپنے طور پر ایسی تحریک کی ہو۔ مَیں نے کبھی نہیں کی۔ کیونکہ بعض دفعہ ان چیزوں کو بھی رفتہ رفتہ ایک دکھاوا سا بنا لیا جاتا ہے کہ سب نے فلاں دن کا روزہ رکھنا ہے وہ پتہ نہیں کہ کس حال میں رکھتے ہیں۔ جب تک دل میں درد پیدا نہ ہو۔ ایک خاص توجہ نہ ہو دُعا کو بھی کھیل نہیں بنانا چاہیئے اور اگر اس قسم کا فیصلہ کسی خاص اہمیت کے پیش نظر کسی نے کرنا ہے تو (امام جماعت) کا کام ہے۔ باقی ہر شخص اُٹھ کر روزوں کی تحریک شروع کر دے۔ اپنی طرف سے فلاں قسم کے نوافل کی تحریک شروع کر دے بالکل غلط ہے۔ اور روایاتِ سلسلہ کے منافی ہے۔

کھلی اور واضح بغاوت کا اظہار

جب امیر نے مجلسِ عاملہ میں یہ بات کہی تو ان صاحب نے جواب دیا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر جماعت جرمنی میرے جیسے انسان سے استفادہ نہیں کر سکتی۔ یہ پڑے ہیں آپ کے کاغذات۔ گویا مُنہ پر کاغذات مارے کہ اب جو چاہیں کریں۔ مَیں اس معاملہ میں بری الذمہ ہوتا ہوں۔ اگر میری ہدایات کے تابع کام کرنا ہے امیر نے اور عاملہ نے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ پڑی ہیں آپ کی عہدیداریاں۔ اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ جب مَیں نے یہ پڑھا تو مَیں نے اُس پہ نوٹ لکھا کہ دراصل آپ میز پر یہ کاغذات مار رہے تھے کہ یہ رہا میرا وقف اور یہ رہی میری ساری عمر کی خدمات۔ جائیں جہنم میں۔ میرا اب ان سے کوئی تعلق نہیں۔ امیر کو اس دوران جو گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا وہ ایک یہ تھا کہ امیر صاحب! آپ نے میرے مشورہ کا انتظار کئے بغیر مجھ پہ کمیشن کیوں مقرر کر دیا ہے۔ آپ ہوتے کون ہیں کمیشن مقرر کرنے والے۔ اور مَیں آپ کے کسی کمیشن کے سامنے جوابدہ نہیں ہوں گا۔ کھلی کھلی واضح بغاوت تھی۔ امیر صاحب کو اگر تجربہ ہوتا تو وہ کہتے کہ اُٹھ کر باہر نکل جاؤ۔ مَیں تمہیں معطّل کرتا ہوں۔ اور مَیں (امام جماعت) کی خدمت میں یہ سفارش کروں گا کہ ایسے شخص کو جماعت میں نہیں رہنا چاہیئے۔ لیکن وہ بھولے شریف انسان ہیں۔ اُن پر لوگ ظلم کرتے رہے ہیں اور وہ چُپ کر کے برداشت کرتے رہے ہیں اور یہ بدنصیبی ہے جماعت جرمنی کی کہ ایسے اعلیٰ متّقی، شریف النفس اور منکسر مزاج امیر کی، اُن کی عاملہ کے ممبران بے عزتی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ میرا تو دل کھول اُٹھا ہے۔ یہ باتیں سُن کر۔ مَیں نے ایک دفعہ یہاں تک ان کو لکھا تھا، اسی مربّی انچارج کو، کہ دیکھیں میں یہ مانتا ہوں کہ اُن میں تجربہ کی کمی ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے وہ نہایت متّقی انسان ہیں اور صاف گو اور سچّے ہیں۔ اس لحاظ سے مَیں (امام جماعت) ہونے کے باوجود ان کا ادب کرتا ہوں۔ مَیں آپ سے بحیثیت مربّی یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی اُن کا ادب کریں۔ یہ چِٹھی اُن کو اس سے پہلے مل ہوئی ہے۔ میرے پاس ساری تاریخیں موجود ہیں۔ اُن کا ریکارڈ محفوظ ہے۔ اس کے بعد ادب کا یہ حال تھا کہ دو باتوں میں کُھلی کُھلی بغاوت۔ اور ایک موقع پر کہا کہ مَیں جانتا ہوں کہ آپ عورتوں کے تابع آ چکے ہیں۔ صدر لجنہ کے حق میں بات کر رہے ہیں۔ عورتوں کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ اور پھر کہا: مَیں جانتا ہوں یہ ٹولہ جو آپ کے ساتھ لگا ہُوا ہے۔ اور پھر مجھے یہ لکھا کہ اپنی عقل اور سمجھ کا نمونہ دکھانے کے لئے، کہ دیکھیں کہ مَیں تو اس حد تک گیا کہ مَیں نے امیر صاحب کو علیحدگی میں ایک موقع پہ یہ سمجھایا کہ آپ اور مَیں الگ الگ نہیں ہونے چاہئیں۔ ورنہ اگر آپ نے اسی طرح ہی مجھے الگ رکھا اور میرے مشوروں پر عمل نہ کیا تو جو لوگ آپ کے مشیروں اور آپ سے ناراض ہیں وہ میرے پاس آیا کریں گے اور اس طرح جماعت میں دو دھڑے بن جائیں گے۔ گویا خود مخالفانہ دھڑے کی سرداری قبول کر لی۔ یہ نہیں کہا کہ امیر صاحب! آپ مطمئن رہیں۔ کوئی بڑے سے بڑا آدمی بھی آپ کے خلاف بولتا ہُوا میرے پاس آئے گا تو مَیں اُس کو کہوں گا: تو دھتکارا ہُوا شیطان ہے، یہاں سے رخصت ہو۔ امیر کے خلاف میں کسی قسم کی بکواس برداشت نہیں کروں گا۔ امیر کو (امامِ جماعت) نے مقرر کیا ہے (۔)

(اس مرحلہ پر حضور نے اطاعتِ امیر کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد پیش فرمایا۔ مرتب۔ اس کے بعد فرمایا)

اطاعت اور اخلاص کے تقاضے کیا ہیں؟

ساری عمر یہ باتیں رٹتے ہوئے مربّیان کو یہ بھی نہیں پتہ لگا آخری عمر میں جا کر کہ اطاعت ہوتی کیا ہے؟ اور اخلاص کس چیز کا نام ہے؟ چنانچہ مسلسل میری ہدایات کے باوجود، میرے یہ لکھنے کے باوجود کہ مَیں اس شخص کا ادب کرتا ہوں، حالانکہ مَیں نے امیر مقرر کیا، میرے ماتحت ہے، آپ بھی ادب کریں۔ ادب کا یہ طریق اختیار کیا اور ان کے بعض ساتھیوں نے بھی ایسا ہی رویّہ اختیار کیا جو نہایت ناپسندیدہ تھا۔

اب مَیں تفصیل سے وہ نام نہیں لینا چاہتا لیکن یہ بدبو تھی جو بڑی دیر سے مجھے آ رہی تھی۔ مَیں چاہتا تھا کہ سُلجھ جائیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مَیں دُعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ٹھوکروں سے بچائے۔ اچھے اچھے کام کرنے والے بھی تھے۔ لیکن جہاں جماعت کے مفاد کا سوال پیدا ہوتا ہو وہاں مَیں کسی ذاتی تعلق کو خاطر میں نہیں لا سکتا۔ کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن میں سے ہر ایک مجھے نہایت اخلاص اور محبت کے خط لکھتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو ان میں سے بعض یہ لکھتے رہے کہ ہم آپ کے پاؤں کو چومنا چاہتے ہیں لیکن جانتے ہیں کہ آپ اپنی انکساری کی وجہ سے اور طبعی شرم کی وجہ سے اجازت نہیں دیں گے۔ لیکن میرے نزدیک ایسے فقروں کی اور پاؤں چوموانے کی نہ کوئی خواہش ہے نہ اس کی ذرّہ بھر قدر ہے۔ (امام جماعت) ایک نظام کا نمائندہ ہے۔ (امام جماعت) آپ سب مل کر ہیں۔ اور آپ کی اجتماعی شکل میں ایک (امام جماعت) ہے۔ جو آپ سب کی یعنی نظامِ جماعت کی عزّت نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔ اگر وہ یہ کہے کہ میں (امام جماعت) کی عزت کرتا ہوں۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے خوب کھول کر روشنی ڈالی تھی۔ اور خوب اس معاملہ کو واضح فرما دیا اور بار بار واضح فرمایا قرآن کریم نے ایک موقع پر یہ مضمون بیان فرمایا کہ جو اللہ اور رسول کے درمیان تفریق کرتے ہیں اور بار بار یہ مضمون بیان فرمایا۔ اُن کے سارے اعمال۔ اُن کی ساری کوششیں ردّ اور ذلیل ہیں۔ کوئی ان کی حیثیت نہیں رہتی۔ شروع میں مجھے یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ اللہ اور رسول کے درمیان تفریق سے کیا مراد ہے۔ لیکن بعد کے تجربہ سے پتہ چلا کہ ایسے لوگ یہ کرتے ہیں۔ کہتے یہ ہیں کہ دیکھیں زندگیاں قربان کر دیں گے۔ لیکن امیر، یہ اور بات ہے۔ صدر خدام الاحمدیہ، یہ اور بات ہے۔ فلاں شخص کی اور بات ہے۔ اُس سے ہماری لڑائی، اس سے ہماری دشمنی، مگر (امام جماعت) کے مقابل پر ہم بھلا کس کو خاطر میں لا سکتے ہیں۔ تو خدا اور رسول کی تفریق بھی اسی قسم کے لوگ کرتے ہوں گے کہ رسول کی کسی بات پر (اللہ تعالیٰ پناہ دے) ناراض ہو کر کہہ دیا کہ خدا کی بات تو الگ ہوئی لیکن یہ کہ ہر بات میں رسول کی پیروی کریں یہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ شیطانی وساوس ہیں جو نچلے درجہ پر منتقل ہوتے ہیں پھر اور نچلے درجوں پر منتقل ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ امیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نیچے پھر یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ امیر ہماری سر آنکھوں پر مگر اس کا فلاں عہدیدار جو ہے وہ درست نہیں۔ اور یہ فتنہ پیدا کس طرح ہوتا ہے؟ اس کا آغاز خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں تمثیل کی صورت میں بیان فرما دیا جو میں بار بار بیان کر چکا ہوں۔ لیکن جنہوں نے نصیحت نہیں پکڑنی ہوتی۔ جو کان بہرے ہو چکے ہوں اُن کو آواز آتی ہی نہیں۔ وہ سمجھتے ہی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔

فتنوں کا گہرا راز

خدا تعالیٰ نے یہ بہت گہرا راز فتنوں کا ہمیں سمجھا دیا کہ جب ابلیس نے اِباء سے کام لیا تو اس کا اِباء اس کا انکار دراصل اُس کی انانیت کی گود میں پلا تھا۔ پہلے اُس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا مگر خدا سے بڑا نہیں۔ خدا کے مقرر کردہ امیر سے بڑا سمجھا۔ اُس سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور اُس نے یہ نہیں کہا کہ اے خدا میں تجھے تسلیم نہیں کرتا یا میں تیری عظمت کو دھتکارتا ہوں اور اس کا انکار کرتا ہوں یہ کہا کہ جس کو تُو نے امیر بنایا ہے یہ تو مجھ سے چھوٹا اور بے معنی ہے۔ میرے مقابل پر اس کی کوئی حیثیت نہیں (میں اس سے بہتر ہوں) کتنی گہری حکمت کی بات ہے۔ ہزارہا سال گذر چکے آغاز مذہب کی یہی حکایت ہمیشہ دوہرائی جاتی ہے اور جو جاہل انسان ہے اُس کو سمجھ نہیں آتی۔ جس کی آنکھوں میں بصیرت نہیں ہے وہ باہر کے نُور سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور ہمیشہ جماعت میں جب فتنے پیدا ہوئے وہ اسی طرح ہوئے ہیں۔ کہا یہ جاتا ہے کہ بالا افسر وہ تو ٹھیک ہے۔ ہماری سر آنکھوں پر۔ مگر یہ جو چھوٹا ہے نا۔! شیطان۔ اس کی ہم بات نہیں مانیں گے۔ اگر وہ واقعۃً شیطان ہے، نا اہل ہے تو تمہارا فرض ہے کہ ادب کے ساتھ بالا ہستی جو بھی ہے۔ امیر ہے یا اُس سے اُوپر (امام جماعت) ہیں۔ ان کی خدمت میں لکھو کہ جس وقت تک آپ اس کو امیر بنائے رکھیں گے ہم ضرور اس کی اطاعت کریں گے۔ لیکن ہماری درخواست یہ ہے کہ یہ بحیثیت امیر آپ کے شایانِ شان نہیں ہے۔ نظامِ جماعت کے اُوپر دھبہ ڈال رہا ہے۔ فلاں غلطی کر رہا ہے۔ یہاں تک لکھنا ہرگز نہ گستاخی ہے نہ ابلیسیت ہے۔ لیکن یہ بات کہ بغیر یہ کوشش کئے بغیر انکار کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے لینا اور یہ کہہ دینا کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کریں گے۔ یہ ہے ابلیسیت جس کا ذکر قرآن کریم کے آغاز میں ہوا اور بار بار اس کہانی کو دوہرا کر ہمیں نصیحت فرمائی گئی کہ دیکھو فتنے اس طرح اُٹھا کرتے ہیں۔ جب بھی آئندہ فتنے اُٹھیں گے اسی طرح اُٹھیں گے۔ اور جہاں تک میں نے وسیع نظر ڈالی ہے۔ اپنی زندگی کے سارے تجربہ پر میں نظر ڈال کر آپ کو یقین سے یہ کہتا ہوں کہ قرآن کریم کا بیان کردہ فتنوں کا اسلوب اسی طرح دوہرایا جاتا ہے۔ اسی طرح نفس دھوکا دیتا ہے۔ اسی کا نام تقویٰ کی کمی ہے۔ یہ انانیت ہے جو اِباء بن کر پھر اُٹھتی ہے اور بغاوت بن جاتی ہے۔ پھر ایک اور بات جو ہمیں قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اطاعت کے ساتھ ادب ضروری ہے۔ صرف اطاعت کافی نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا گیا کہ آپ کے سامنے آواز بھی نہ اُونچی کرو۔ وہ لوگ جو اُونچی آوازیں کرتے ہیں۔ اُن کو پتہ ہی نہیں کہ ایمان کیا ہے۔ وہ اپنے ایمان کھو دیتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سچی اطاعت ادب کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ وہ کھوکھلی رسمی اطاعت کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو ہمیشہ اطاعت کرنے والے کے لئے خطرہ بنی رہتی ہے۔ پس جب امیر مقرر کیا جاتا ہے تو اُس کے ساتھ محبت اور ادب کا تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اگر آپ اُسی کو اپنے سے حقیر سمجھتے رہیں۔ بظاہر اطاعت بھی کریں گے۔ تب بھی آپ کے لئے ہمیشہ کے لئے خطرہ موجود رہے گا۔ آپ ٹھوکر کھا سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مضمون کو انتہائی وضاحت کے ساتھ کھول کر بار بار پیش فرمایا کہ ایک موقع پر فرمایا کہ دیکھو تمہارے اُوپر اگر ایک ایسا امیر بھی مقرر کیا جائے جو حبشی ہو۔ یعنی عربوں کو اپنی قومیت پر ناز تھا اور ایک حبشی شخص کے متعلق کہ وہ آکر ان کا امیر بن جائے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ مثال کیسی عمدہ دی ہے جو اُن کے لئے کراہت کا سب سے بڑا سامان رکھتی تھی۔ فرمایا۔ حبشی ہو اور غلام ہو۔ اور عربوں کے لئے غلام کی اطاعت کرنا تو ایک ناقابلِ تصوّر بات تھی۔ سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور سخت اس سے تنافر پایا جاتا تھا۔

پھر اُن کو اپنی سرداریوں اور عقلوں پر بڑا ناز تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کا سر منقّے کے برابر ہو یعنی خشک کئے ہوئے کشمش کے دانے جتنا سر ہو۔ اتنا بے وقوف اور پاگل ہو۔ اگر ایسا امیر بھی تم پر مقرر کیا جائے تو تم پر فرض ہے کہ اُس کی اطاعت کرو۔ یہ ہے .... امارت کی رُوح۔ اور اطاعت کی رُوح جس کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوب کھول کھول کر بیان فرما دیا اور قرآن کریم نے بھی آپ کے ان حقوق کی خوب حفاظت فرمائی ہے جو باتیں مختلف وقتوں میں شیطان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو بددل کرنے کے لئے پھیلاتے رہتے تھے۔ قرآن نے اُن سب کی تاریخ محفوظ کر دی ہے اور فتنہ کے ہر پہلو کو ہمیشہ کے لئے خوب کھول کر بیان دیا ہے۔ قرآن کریم نے جو پہلو بیان فرمائے ہیں ایک بھی ایسا دُنیا میں فتنہ نہیں جو اُن پہلوؤں سے باہر ہو۔ پس (دینِ حق کے پیروکاروں) کے لئے ہر قسم کی خبرداری کے باوجود، تنبیہہ کے باوجود، دوبارہ ٹھوکر کھانا حد سے زیادہ جہالت اور خود کشی کے مترادف ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ بعض دفعہ لوگ اس طرح فتنہ پیدا کرتے ہیں۔ ہے تو وہی بات کہ نچلے آدمی کے خلاف۔ اُوپر کے خلاف براہِ راست نہیں کرتے۔ قرآن کریم کے مطابق اُوپر کو اس طرح ملوّث کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تو بڑے زیرک، بڑے باشعور، بڑے صاحبِ فہم انسان ہیں۔ مگر یہ بدبخت جو مشورے دینے والے ہیں۔ یہ مصیبت ہیں۔ اور آپ کی کمزوری یہ ہے کہ "اُذن" ہیں لوگوں کی باتیں سُنتے رہتے ہیں اور جو کسی نے کہا اُس کو مان لیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن سے کہہ دے کہ (۔) کہ یہ وجود ایسا ہے جو ہر ایک کی بات سُنتا ہے۔ مگر خیر کی بات کو قبول کرتا ہے۔ بھلائی کی بات کو قبول کرتا ہے۔ بدی کی بات کو رد کر دیتا ہے اور اُس کا "اُذن" ہونا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر یہ تم لوگوں کی باتیں نہ سُنتا اور اپنے بالا خانوں میں چھپا رہتا تو تم ہمیشہ روتے رہتے کہ ہماری بات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچتی۔ یہ تو خدا کا ایسا عاجز بندہ ہے کہ اُس کے عاجز ترین بندوں کے لئے بھی جھک جاتا ہے۔ اور اُن کی باتیں بڑے پیار اور محبت سے سُنتا ہے۔ تم ایسے ظالم اور ناشکرے ہو کہ اس کے خلاف شکایت کر رہے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ اس کا ان معنوں میں "اُذن" ہونا کہ کامل انکساری کے ساتھ ہر ایک کے سامنے جُھک جانا اور اُن کی باتوں کو سُننا۔ اور پھر یہ فیصلہ کرنا کہ اچھی کون سی ہے اور بُری کون سی ہے تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے۔

اب اس دَور میں بھی جماعت میں جو فتنے اُٹھتے رہے ہیں اُن کا آغاز تو اسی طرح ہوا۔ جیسے کہ ابلیسیت کا ہوا۔ (میں اس سے بہتر ہوں) پہلے کسی ایک شخص سے ٹکر لی گئی ہے۔ اور کہا کہ ہم اُس سے بہتر ہیں۔ چاہے (امام جماعت) نے مقرر کیا ہے یا جو بھی اس کی حیثیت ہے۔ ہم اُس سے بہتر ہیں اور پوری طرح اس کے تابع نہیں ہو سکتے۔ پھر (امام جماعت) پر حملہ کرنے کے لئے بہ بہانے بنائے گئے کہ یہ فلاں کی باتیں سُنتا ہے۔ چنانچہ میں نام نہیں لینا چاہتا مگر جماعت احمدیہ میں میرے دیکھتے دیکھتے میں بارہا ایسی باتیں ہوئیں۔ ایک شخص ہے کسی نے کسی کو اپنا ہدف بنا لیا۔ کسی نے کسی کو ہدف بنا لیا۔ بعض کہا کرتے تھے کہ (امام جماعت احمدیہ الثالث) مولوی ابوالعطاء کی باتیں سن کر ہمارے خلاف ہو گئے۔ یہ فلاں شخص کی باتیں سُن کر ہمارے خلاف ہو گیا۔ یہ فلاں امیر کی باتیں سُن کر ہمارے خلاف ہو گیا ہے۔

امیر جماعت جرمنی کی عزت کے منافی حرکات

یہ بالکل وہی فتنہ ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور جس کو رد فرما دیا گیا۔ لیکن سادہ لوگ جن کو ان باتوں کا علم نہ ہو وہ ٹھوکر کھاتے رہتے ہیں اور جماعت جرمنی میں بھی اسی فتنے نے نیا سر اُٹھایا۔ اور امیر کے متعلق یہ کہا جانے لگا اور مجھے تعجب ہے کہ وہ لوگ جن کے دل میں امیر کے لئے یا نظام کے لئے کوئی غیرت تھی۔ ان باتوں کو کیوں برداشت کرتے رہے۔ کیوں انہوں نے مقابل پر اُٹھ کر یہ نہیں کہا کہ یہ تمہارے شیطانی خیالات ہیں۔ ان سے باز آؤ ورنہ میں تمہاری (امام جماعت) کے سامنے رپورٹ کروں گا۔ لیکن سُنتے رہے ہیں۔ اندر اندر ایک دوسرے کے کان پکاتے رہے ہیں۔ اور وہ یہ باتیں تھیں مثلاً کہ جی امیر صاحب!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تو مبشر باجوہ کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ جو بات سُنتے ہیں۔ مبشر باجوہ کی سُنتے ہیں اور اس معاملہ میں جو فتنے کی کھچڑی پک کر اُبلی ہے تو مجلس عاملہ میں مربی انچارج نے یہ کہا کہ امیر صاحب! جو جو آپ کے مشیر ہیں اُن سے باز آجائیں ورنہ یہ ہوگا۔ یا مجلس عاملہ کے معاً بعد کہا۔ اور مجلس عاملہ میں ایک ممبر صاحب اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں۔ امیر صاحب! ہم آپ کو متنبہ کرتے ہیں۔ الفاظ متنبہ ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن اُس کی جو طرز ہے اور سختی ہے وہ یہی ہے۔ آپ کو (امام جماعت) نے مشوروں کے دو فورم دیئے ہیں۔ یعنی آپ کو دو مشیروں تک محدود کر دیا ہے۔ ایک نائب امیر اور ایک مجلسِ عاملہ۔ آپ اس فورم سے قدم باہر رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ آپ کو اجازت نہیں ہے کہ اس سے باہر نکلیں۔ اور چونکہ آپ سُن نہیں رہے اور ان باتوں سے باز نہیں آرہے۔ کسی اور کی باتیں سُنتے ہیں۔ اس لئے یہ فتنہ پیدا ہوگا۔ جب تک آپ توبہ نہیں کرتے اور اپنے آپ کو ان دو مشیروں کے گویا عملاً تابع نہیں کر لیتے اُس وقت تک آپ امارت نہیں کر سکتے۔" میں نے امیر صاحب کو کہا کہ بلا تاخیر فوراً ان صاحب کو مجلس سے باہر نکالیں اور عملاً آپ کی ساری مجلس عاملہ معزول ہے۔ سوائے ایک شخص کے جس نے اس کے خلاف آواز اُٹھائی۔ اُن کی غیرت کہاں گئی تھی۔ انہوں نے کیوں نہیں مڑ کر پوچھا کہ تم ہوتے کون ہو اسی فورم کے مقرر کرنے والے؟ کہاں (امام جماعت) نے یہ ہدایت کی ہے کہ کوئی امیر سوائے مجلس عاملہ یا نائب امیر کے کسی سے مشورہ نہیں کر سکتا۔ (اور سارے فتنے کے دوران) اندر اندر کئی سال کا یہ فتنہ پک رہا ہے۔ ایک دفعہ بھی میرے سامنے یہ بات کسی نے نہیں رکھی کہ مبشر باجوہ نے یا کسی اور باجوہ نے امیر صاحب کو یہ غلط مشورہ دیا اور یکطرفہ بات سُن کر اس غلط مشورے پر انہوں نے عمل کیا۔ اگر یہ بات ہوتی تو اور بات تھی۔ میں اس معاملہ میں تحقیق کرتا اور پتہ کرتا کہ کیوں امیر صاحب اتنا متأثر ہیں ایک شخص سے کہ غلط، صحیح کی پہچان کے بغیر فیصلے کئے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کو مشوروں کی بیماری ہوتی ہے۔ یہ مبشر باجوہ صاحب کو بھی ہے۔ وہ مجھے بھی بڑے لمبے لمبے خط لکھتے ہیں اور بیس بیس بائیس بائیس صفحے کے مشوروں کے خط مجھے ملتے ہیں۔ میں نے تو کبھی حوصلہ نہیں ہارا۔ اور نہ کسی کو یہ حق ہے کہ کہے کہ دیکھیں آپ کو خدا نے مجلسِ شوریٰ تک محدود کیا ہے۔ یا اپنے ناظروں تک محدود کیا ہے۔ خبردار جو مبشر باجوہ کے مشورے آپ نے سُنے۔ اور میرا تجربہ یہ ہے کہ آج تک انہوں نے کوئی ایسا مشورہ نہیں دیا۔ جو جماعت کے مفاد کے خلاف ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو مشوروں کا شوق تو ضرورت سے زیادہ دے دیا ہے۔ لیکن عقل بھی اچھی بھلی ہے خدا کے فضل سے جو مشورے ہیں وہ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ بے وجہ بہت ہی زیادہ مشورے ہیں لیکن یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اُن کے مشورے کسی ناپاک ارادہ سے ہوتے ہیں۔ یا اُن کے مشوروں کے نتیجہ میں جماعت کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ایک واقعہ بھی میرے علم میں آج تک نہیں آیا۔ اُن کا میں شکریہ ادا کر دیا کرتا ہوں کہ (اللہ آپ کو جزا دے) آپ کے مشورے مل گئے۔ جس حد تک ضرورت ہوئی میں فائدہ اٹھاؤں گا۔ یا یہ کہہ دیتا ہوں کہ اکثر باتیں تو پہلے ہی اسی طرح ہو رہی ہیں۔ مشورے پر مشورہ آگیا ہے۔ پس (اللہ آپ کو جزا دے) تو کیا حرج ہے اس میں۔ اُس بے چارے کی عادت ہے۔ دلداری کر لی ختم ہوگیا معاملہ اُس پر اتنا طیش کھانا۔ اس طرح جل بھُن جانا اور بغض و عناد پیدا کر لینا اور جماعت میں پروپیگنڈے شروع کر دینا کہ ایک شریف النفس امیر چونکہ صرف یہی نہیں کہ اُس کی بات سُنتا ہے بلکہ اُس کا رشتہ دار بھی ہے۔ اور اُس کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے یہ ایک لعنتی پروپیگنڈا ہے۔ اگر ان لوگوں نے توبہ نہ کی تو خدا کی نظر میں یہ مغضوب ہوں گے اور پکڑے جائیں گے۔ عملاً ایسے لوگوں نے مجھ سے اپنا عہد بیعت خود فسخ کر لیا ہے۔ مجھ سے ان لوگوں کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ کیونکہ ایسی بدبختی بار بار کی نصیحتوں کے باوجود بار بار گھنٹوں بیٹھ کر سمجھانے کے باوجود ان کو عقل نہیں آئی۔ یہ کہنا چاہیئے تھا یہ طریق اختیار کر سکتے تھے کہ فلاں صاحب مشیر ہیں اور اُن نے مشورے

بار بار غلط ہو رہے ہیں۔ یہ اسی طرح بار بار جماعت کے لئے سُبکی ہو رہی ہے۔ میں لازماً فوری طور پر تحقیق کرتا مگر کبھی ایسا واقعہ نہیں ہُوا۔ یہ درست ہے کہ امیر سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ ہو جاتی ہیں۔ لیکن اُن غلطیوں کو درست کرنے کا ایک طریقِ کار ہے۔ (امام جماعت) موجود ہے۔ اُس سے نیچے اور بھی عہدیدار ہیں جن کا امیر کی غلطیوں سے تعلق ہو سکتا ہے۔ ناظر اعلیٰ ہے۔ وکیل اعلیٰ ہے۔ صدران مجالس ہیں۔ لیکن کسی کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ خود امیر پر نگران بن کر بیٹھ جائے اور اس کی غلطیوں کو پکڑے۔ صرف ایک معاملہ ایسا ہے۔ جہاں اگر خدانخواستہ کبھی ہو تو وہاں جماعت کو امیر کی متابعت میں رہنے کا حق نہیں رہتا کہ وہ (امام جماعت) کے کھلے کھلے فیصلے کے خلاف کوئی کارروائی کرتا ہے اور اس پہ اصرار کرتا ہے۔ اُس صورت میں وہ عملاً اپنی امارت سے انحراف کر رہا ہے۔ کیونکہ جس نے اُس کو امیر مقرر کیا ہے۔ اُس کے دیئے اختیارات سے تجاوز کر رہا ہے۔

(اس موقع پر لاؤڈ سپیکر کے نظام میں خرابی کی وجہ سے حضور انور نے مضمون کے تسلسل کو روک کر منتظمین کو اس کی درستگی کی طرف توجہ دلائی۔ کچھ دیر کے بعد حضور نے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا)

امام جماعت امیر کی پُشت پر ہوتا ہے

..... ایک امیر کے سوا آج تک میرے علم میں نہیں آیا کہ کسی نے (امام جماعت) کی واضح ہدایت کی کھلی کھلی خلاف ورزی کی ہو۔ اور وہ اُس کی بدنصیبی تھی اور اُس کے بعد ہمیشہ کے لئے اُس کو نظام جماعت میں خدمت سے محروم کر دیا گیا۔ ورنہ امراء تو فدائیت کے پُتلے ہوتے ہیں۔ اور امیر کے وقار کی حفاظت کرنا (امام جماعت) کا فرض ہے۔ وہ آپ نے نہیں سُنا کہ کس طرح خدا انبیاء کی حفاظت کرتا ہے۔ کس طرح حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کس مان کے ساتھ کس شان کے ساتھ فرماتے ہیں کہ میری پُشت پر دیکھنے نہیں کون کھڑا ہے۔ وہ کبھی مجھے نہیں چھوڑے گا۔ اس لئے (ائمہ) کو بھی اسی سنّت پر عمل کرنا ہے۔ انبیاء خدا سے رنگ سیکھتے ہیں اور (ائمہ) انبیاء سے رنگ سیکھتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک (امام جماعت) نے کسی کو امیر مقرر کیا ہے۔ وہ ہمیشہ اُس کی پُشت پر کھڑا رہے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ امیر کو زخم پہنچائیں اور (امام جماعت) اس کا جواب نہ دے۔ کوئی شخص اگر یہ منافقانہ، جاہلانہ خیال دل میں پالتا ہے کہ میں (امامِ جماعت) کے مقرر کردہ امیر سے ٹکرا رہا ہوں اور (امام جماعت) کے پاؤں چُومتا ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔ یہ شیطانی خیالات ہیں۔ (امام جماعت) ایسے پاؤں چومنے والے کے چومنے پر ٹھوکر بھی نہیں مارتا۔ وہ ہر قیمت پر اپنے مقرر کردہ امیر کی پشت پر کھڑا رہے گا۔ سوائے اس کے کہ اُس پہ یہ ثابت کر دیا جائے کہ وقت آگیا ہے کہ اس امیر کو بدل دو۔ پھر یہ کہا گیا کہ امیر کی ایک پارٹی ہے گویا کہ اور اس کے مقابل پر ایک اور پارٹی ہے کہ اگر آپ اس طرح چلیں گے تو پھر یہ پارٹیاں قائم ہوں گی۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جماعت میں صرف ایک پارٹی ہے اور صرف ایک پارٹی ہے اور وہ خدا کی پارٹی ہے۔ اور اسی پارٹی کی نمائندگی امیر کرتا ہے اُس کے سوا جتنی پارٹیاں ہیں وہ شیطانی پارٹیاں ہیں۔ ان پارٹیوں کے زندہ رہنے کا حق ہی کوئی نہیں اس لئے سر اٹھا کر امیر سے یہ باتیں کرنا کہ ہم جانتے ہیں کہ کن عورتوں کی تم باتیں سُن رہے ہو۔ کون سے تمہارے ٹولے ہیں۔ جو تمہاری مدد کر رہے ہیں۔ یہ کھلی کھلی بغاوت اور شیطانی خیالات ہیں ان کو کسی قیمت پر جماعت میں پنپنے نہیں دیا جائے گا۔ اس لئے میں امیر صاحب کو بھی خوب اچھی طرح اس بات سے آگاہ کرتا ہوں کہ آپ شیروں کی طرح ڈٹ جائیں۔ (امام جماعت) آپ کے ساتھ ہے اور ساری جماعت احمدیہ آپ کے ساتھ ہے۔ جرمنی کی جماعت بھی آپ کے ساتھ ہے اور کل عالم کی ایک سو چھبیس (۱۲۶) جماعتیں آپ کے ساتھ ہیں اور خدا کی قسم! جس کی پشت پناہی آج کا (امام جماعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر رہا ہوگا یا اپنے وقت کا (امام جماعت) کر رہا ہوگا۔ اُس کی پشت پناہی خدا کرے گا۔ اور ہمیشہ خدا اُس کی پشت پناہی کرے گا۔ وہ لوگ جو جہالت سے بغاوت کے سر اٹھاتے ہیں اُن کے سر کچلے جائیں گے۔ بڑے بڑے پہلے بھی لوگ پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ آوازیں بلند کی تھیں کہ ہمارے جتھے زیادہ ہیں۔ کہاں گئے اُن کے جتھے؟ ٹکڑے بکھر گئے اُن کے کہاں گئیں اُن کی عزتیں۔ ساری (امامت) سے وابستگی کے نتیجے میں تھیں۔ وہ لاہوری جماعتوں کے حال کیا ہوئے۔ وہ بڑے بڑے جو انجمن کے سربراہ بنے پھرتے تھے۔ ان کے حال کیا ہوئے۔ کس طرح (امام جماعت احمدیہ) الاوّل نے ان کو للکارا جو عجز کا پتلا تھے۔ مَیں بھی خدا کے فضل سے عجز کا پتلا ہوں۔ مگر جہاں خدا کے نظام کے وقار کا سوال ہے وہاں کسی قیمت پر مَیں اپنے سر کو جھکا نہیں سکتا۔ بعض لوگوں نے مجھے کہا آپ تو محبت کے سمندر ہیں۔ مَیں اُن کو بتاتا ہوں کہ سمندروں میں بھی تلاطم پیدا ہوا کرتے ہیں اور اس محبت کے سمندر میں اگر خدا کی غیرت کی خاطر تلاطم پیدا ہوا تو جتنے شیطانی جہاز ہیں وہ سارے غرق ہو جائیں گے اور کسی کی مجال نہیں ہوگی کہ وہ اس طوفان کا مقابلہ کر سکے۔ اسی لئے امیر صاحب کو مَیں نے ہدایت دی ہے اور مَیں تمام جماعت جرمنی سے اس کی توقع رکھتا ہوں کہ وہ کلیۃً اُن کے ساتھ وفاداری کا اقرار کریں اور مجھے بعد میں ریزولیوشن کے ذریعہ یقین دلائیں کہ ہم میں سے ہر ایک جو آپ کی بیعت میں داخل ہے وہ اپنے امیر کی نہ صرف اطاعت کرے گا بلکہ پوری طرح اُس کا احترام کرے گا۔ اُس کا ادب کرے گا۔ اُس سے ٹکرانے والوں کے ٹکڑے اُڑا دے گا۔ یعنی اُن کی حیثیت کسی شمار میں نہیں آئے گی۔ جسمانی طور پر نہیں۔ بلکہ اُن کی انانیت کے ٹکڑے اڑا دے گا۔ اُن کے تکبّر کو پارہ پارہ کر دے گا اور مجھے یقین ہے۔ مَیں جماعت کو ہر دوسرے انسان سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں۔ آپ میرے دل میں دھڑک رہے ہیں۔ مَیں آپ کے دل میں دھڑک رہا ہوں۔ ہم ایک دوسرے کی رمزوں سے واقف ہیں۔ ہم ایک دوسرے کی نبضوں کو جانتے ہیں۔ اسی لئے مَیں آپ کی طرف سے کامل یقین کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ یہی جذبات جو میرے دل کے جذبات ہیں۔ آج ساری دُنیا، جرمنی کی جماعت کے جذبات ہیں۔ آج ساری دُنیا کی جماعتوں کے جذبات ہیں۔ پس کیا خوف ہے آپ کو ان فتنہ گروں سے جو بار بار سر اٹھاتے ہیں تکبّر اور انانیت سے نہ یہ پہلے کبھی جماعت کا کچھ بگاڑ سکے تھے نہ آئندہ کچھ بگاڑ سکیں گے۔ آپ کو مَیں نے تفصیل سے یہ باتیں اس لئے بتائی ہیں کہ بعض سادہ لوح آخری مقام پر پہنچنے سے پہلے ٹھوکریں کھایا کرتے ہیں۔ جب اس قسم کا مقابلہ کھُل کر ہوتا ہے تو پھر وہ توبہ بھی کرتے ہیں۔ واپس بھی آتے ہیں لیکن زخمی ہونے کے بعد اور چند ایک گنتی کے بدنصیبوں کے سوا ان فتنہ گروں کے ساتھ کوئی بھی نہیں رہا کرتا۔ خود ان کے ساتھی ان کو چھوڑ دیا کرتے ہیں اور اس مضمون کو بھی قرآن کریم نے بہت کھول کر جنگِ بدر کے حالات بیان کرتے ہوئے بیان فرما دیا ہے۔ کوئی فتنے کا پہلو ایسا نہیں جو قرآن کریم نے خالی چھوڑا ہو۔ جس کے متعلق ہمیں تنبیہہ نہ کر دی گئی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں جو عام حالات کی ذمہ داریوں سے بہت بڑھ کر ہیں۔ یاد رکھیں ہم صدی کے سر پر کھڑے ہیں۔ ہم بحیثیت مجموعی اس صدی کے امام بنائے گئے ہیں۔ آج کی غفلتیں اور آج کی ٹھوکریں آنے والے سینکڑوں سالوں پر اثر انداز ہوں گی۔ اس لئے سوچ کر مضبوطی کے ساتھ قدم اٹھائیں۔ سلسلہ کی روایات کی حفاظت کریں اور ہر ایسے شخص کو جس کی انانیت سر اٹھاتی ہے اُس کو ردّ کر دیں اور اسے نامراد کر کے دکھا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیشہ ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سکھائے ہوئے اعلیٰ اسلوب کے مطابق اطاعت اور ادب کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان، چین اور ایران کے درمیان دفاعی تعاون کے ایک سمجھوتے پر گفتگو ہو رہی ہے۔

○ حکومت پنجاب نے چھوٹے کھاتے داروں کی رقوم واپس دلانے کے لئے ۴۷ کوآپریٹو اداروں اور ۳۱۱ ڈائریکٹروں کے اثاثے منجمد کر دیئے ہیں۔ ان اثاثوں میں زرعی اراضی رہائشی زمینیں، دکانیں، مکانات، کارخانے پلازے، فیکٹریاں، بنک اکاؤنٹس شیئر اور لاکرز میں بنک زیورات بھی شامل ہیں۔ ان کے زیر کفالت خاندانوں اور ان سے مستفید ہونے والے افراد کے اثاثے بھی منجمد کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت یہ اثاثے فروخت کر کے چھوٹے کھاتہ داروں کی رقوم ادا کرے گی۔

○ بلوچستان میں بھی بلدیاتی انتخابات ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ نے کہا ہے کہ توہین عدالت کا قانون متنازعہ ہو کر رہ گیا ہے اس وقت یہ قانون بڑا خطرناک بن کر رہ گیا ہے اب کسی کو توہین عدالت کا نوٹس دیتے وقت جج کو اپنا دل مضبوط کرنا پڑتا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ کی ضمانتیں منظور ہو گئی ہیں امید ہے کہ وہ اب رہا ہو جائیں گے۔

○ شارجہ کرکٹ کپ میں انتہائی سنسنی خیز مقابلے کے بعد پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو ایک رن سے شکست دے دی۔ میچ کا فیصلہ آخری گیند پر ہوا جس میں وقار یونس نے مخالف کی وکٹیں اڑا کر رکھ دیں۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ موجودہ صورت حال کا علاج وزیر اعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد میں ہے۔ اپوزیشن پی ڈی اے نے اس پر غور شروع کر دیا ہے۔ خیال ہے کہ غلام مصطفیٰ جتوئی بھی اس تحریک کی تائید کریں گے۔

○ حکومت نے کالا باغ بھاشا اور ۲۰ دوسرے ڈیم تعمیر کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ دولت مشترکہ کے سربراہوں کی کانفرنس افریقہ کے ملک زمبابوے کے دارالحکومت ہرارے میں ختم ہو گئی ہے۔ مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ کسی نئے ورلڈ آرڈر کا مطلب یہ ہونا چاہیئے کہ ترقی یافتہ ممالک ترقی پذیر ملکوں کی ترقی کے لئے عملی اقدامات کریں۔ اعلامیہ میں ایٹمی قوت کے استعمال پر پابندی کے علاوہ روایتی ہتھیاروں کی تیاری پر بھی پابندی کا ذکر کیا گیا ہے۔

○ زائر کے صدر مسٹر موبوتو نے پچھلے ماہ مقرر کئے گئے اپنے وزیر اعظم کو برطرف کر دیا ہے۔ ان کی برطرفی کے بعد کنشاسا میں ہنگامے شروع ہو گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان ہرارے سے واپس آتے ہوئے سعودی عرب میں رکے اور شاہ فہد سے مذاکرات کئے۔

مکرم اقبال احمد صاحب شمیم وفات پا گئے

نہایت افسوس کے ساتھ احباب کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم سابق سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو تین بجے سہ پہر فضلِ عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ موصوف ۱۹۷۰ء میں پاک آرمی سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ۱۹۷۱ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں) نے آپ کو فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا سیکرٹری مقرر فرمایا مئی ۱۹۹۰ء تک آپ اس عہدہ پر خدمات بجا لاتے رہے اب کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ گذشتہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب کو طبیعت زیادہ خراب ہونے پر انہیں ہسپتال داخل کروایا گیا تھا جہاں چند دن زیر علاج رہنے کے بعد آپ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم بریگیڈیئر صاحب موصوف کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

روایتی زیورات
شریف جیولرز
جدید فیشن کے ساتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۶۴۹ : رہائش ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ـ ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ـ ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

کول بریز
ریفریجریٹر۔ ایئرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔
۵۸۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون: ۴۸۸۸۴۴ / ۴۸۰۹۴۴

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

پاک گولڈ سمتھ فون ۶۴۳ / ۵۵۰
اقصیٰ روڈ (طارق مارکیٹ) ربوہ
عبدالمنان ولد میاں عبدالسلام صاحب

مرض اٹھرا کی شکار۔ نرینہ اولاد سے محروم۔ دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ محافظ صحت
کوٹ نہال سنگھ۔ مین سٹریٹ ۲ر پرملیں
رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
المشہود:۔ حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ
زنانہ و مردانہ۔ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان ★ گول چوک۔ اوکاڑہ

ضرورت ہے
میرپور خاص میں فل ٹائم چوکیدار / ملازم کی ضرورت ہے۔ رہائش مفت فراہم کی جائے گی۔ سالانہ یا ششماہی چھٹی
ریٹائرڈ صحت مند افراد کو ترجیح دی جائے گی۔
درخواستیں مکمل کوائف کیساتھ امیر / صدر کی تصدیق سے ارسال کریں۔
پتہ:۔ ولی اللہ خان ایڈمنسٹریٹر || سن رائز گرامر سکول میرپور خاص سندھ

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ || "جرمن ہومیو علاج" || جدید دور کا جدید ترین علاج
بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ "جرمن ہومیو علاج"
اوقات کار: بعد نماز عصر تا نماز عشاء
تمام امراض، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد، سر درد، شوگر، نزلہ زکام، قبض، اسہال، بال گرنا، سفید ہونا، جوڑوں کا درد، موٹاپا، مرگی، ہسٹیریا، بلڈ پریشر، کیل مہاسے، قد کا نہ بڑھنا، گیس، معدہ، پتا، گردہ، مثانہ، قلب، جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل
اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں
آپریشن کے بغیر
ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ السر، پتھری، رسولی، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج "جرمن ہومیو علاج"
تعطیل: بروز اتوار
عزیز ہومیوپیتھک سٹور۔ یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ
فون: ۱۴۴ (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ: ۳۵۴۶۰

٭ نرینہ اولاد سے محروم ٭ بے اولاد ٭ اٹھرا ٭ سوکھا ٭ گرمی ٭ گیس کا علاج کرنیوالے
سنہ ۱۹۱۱ سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون نمبر ۷۶۴۹۷ - ۰۴۳۱
سب آفس چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴ - ۰۴۳۱
زیرِ نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں: ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ لاہور: بالمقابل مسجد چوک مزنگ جوہر و نیو کیمپس روڈ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ، کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد ۳ر - اسلام آباد: مکان نمبر ۲۰۲۹، گلی ۱۱ر سیکٹر ۲/۱۰ - ۹ نزد انڈسٹریل ایریا، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔
خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

خوشخبری
ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
شیخ غلام نبی اینڈ سنز
۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

گائے بھینس گھوڑا
اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داد، چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔
ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔
لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
لاہور ربوہ کراچی فون ۶۰۶ / ۶۰۷

پتہ

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے